سوال: دنیاوی دوستی کے نقصان کے متعلق حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کیا ارشاد فرماتے ہیں؟

جواب: حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن یمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: کسی کو بھی دوست بنالو پھر اُسے ناراض کردو اور پھر کسی کو اُس کے پاس بھیج کر اپنے بارے میں اُس کی رائے معلوم کر کے دیکھ لو (کہ وہ تمہاری کیسی مخالفت کرتا ہے)۔

سوال: دنیا کو دنیا اور مال کو مال کہنے کے متعلق حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: دنیا کو دنیا اس لئے کہتے ہیں کہ یہ "**دَنِیَّۃ** یعنی گھٹیا" ہے اور مال کو مال اس لئے کہتے ہیں کہ یہ مالدار کو ٹیڑھا کر دیتا ہے۔

سوال: حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی بن حسن رحمۃ اللہ علیہ کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے حضرت سیِّدُنا علی بن حسن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: اے میرے بھائی! عمل کے لئے علم حاصل کرو، علما سے مقابلہ کرنے، ناسمجھوں پر رُعب جھاڑنے، مالداروں کا مال کھانے اور غریبوں سے خدمت لینے کے لئے علم حاصل نہ کرو کہ تمہارے لئے فائدہ مند وہی علم ہے جس پر تم نے عمل کیا اور نقصان دہ وہ ہے جو تم نے ضائع کر دیا۔

سوال: رونے کے کتنے حصے ہیں؟

جواب: حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: رونے کے 10 حصے ہیں جس میں سے نو غَیْرُاللہ کے لئے اور ایک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہے پس **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے رونا سال میں ایک بار بھی ہو تو وہ کثیر ہے۔

سوال: حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے کن تین چیزوں کو نایاب فرمایا؟

جواب: حضرت سیّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عنقریب تم پر ایسا زمانہ آئے گا جس میں تین چیزوں سے زیادہ کوئی چیز نایاب نہیں ہو گی: (۱) انسیت ... سنت جس پر عمل کیا جائے۔ ... حلال کا پیسہ اور (۳) ... دینے والا دوست (۲)

سوال: اللہ پاک کے فیصلے پر رضامند رہنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: حضرت سیّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ تاجدارِ انبیا، محبوبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت موسٰی کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی: ''بے شک تم میرے فیصلے پر رضامندی سے بڑھ کر کسی اور شے سے میرا قرب نہیں پاسکتے اور تکبر سے بڑھ کر تمہارا کوئی عمل تمہاری نیکیوں کو برباد کرنے والا نہیں۔ اے موسٰی! (لوگوں سے فرمادو) دنیا داروں کے سامنے عاجزی نہ کرنا ورنہ میں تم سے ناراض ہو جاؤں گا اور ان کی دنیا کی خاطر دین کو ہلکا نہ کرنا ورنہ میں تم پر اپنی رحمت کے دروازے بند کر دوں گا۔ اے موسٰی! تم نادم گناہ گاروں سے فرمادو کہ تمہیں خوشخبری ہو اور عمل کر کے خود پسندی میں مبتلا ہونے والوں سے فرمادو کہ تم خسارے میں ہو۔

سوال: مسلمان بھائی کی موجودگی میں سرگوشی کرنا کیسا ہے؟

جواب: حضرت سیّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ کریم و مہربان آقا، دوعالَم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم تین ہو تو اپنے ساتھی کو چھوڑ کر دو افراد آپس میں سرگوشی نہ کرو کہ یہ عمل ا سے غمگین کرے گا۔

سوال: مقروض سے درگزر کرنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: حضرت سیّدُنا ابو وائل انصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص سے حساب لیا گیا تو اس کے پاس کوئی نیکی نہیں تھی مگر یہ کہ وہ دنیا میں مال دار تھا اور لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور اپنے غلاموں سے کہتا تھا: تم جس مقروض کے پاس مال دیکھو اس سے قرض وصول کرنا اور جسے تنگدست دیکھو اس سے درگزر کرنا شاید اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی مجھ سے درگزر فرمائے۔ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''میں اس سے درگزر کرنے کا زیادہ حق رکھتا ہوں۔''

سوال: حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے عاجزی کی کیا فضیلت اور تکبر کی کیا نحوست بیان فرمائی؟

جواب: حضرت سیدنا عابِس بن ربیعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلیہ کا بیان ہے کہ میں نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو فرماتے سنا: اے لوگو! عاجزی اختیار کرو کیونکہ میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: ”جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے عاجزی کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے بلندی عطا کرتا ہے اور اُس سے فرماتا ہے: بلند ہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تجھے بلندی عطا فرمائی۔“ تو وہ اپنی نظر میں چھوٹا اور لوگوں کی نگاہ میں بڑا ہوتا ہے اور جو تکبر کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے پستی میں ڈال دیتا ہے اور اُس سے فرماتا ہے: ”دھتکارا رہ کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تجھے پست کیا ہے۔“ تو وہ خود کو بڑا سمجھتا ہے جبکہ لوگوں کی نظر میں چھوٹا ہوتا ہے حتّٰی کہ وہ ایک کتے سے بھی زیادہ ذلیل ہو جاتا ہے۔

سوال: کن تین بدنصیب لوگوں کی طرف اللہ پاک بروز قیامت نظر رحمت نہیں فرمائے گا؟

جواب: حضرت سیِّدُنا ابو ذر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ اَتْقِیا، محبوبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بروزِ قیامت تین قسم کے لوگوں سے کلام کرے گا نہ ان کی طرف نظر رحمت فرمائے گا اور نہ ہی انہیں پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہو گا: (۱)... احسان جتانے والا (۲)... تہبند لٹکانے والا اور (۳)... جھوٹی قسم کھا کر سودا بیچنے والا۔

سوال: حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم جب کسی سفر سے واپس تشریف لاتے تو کیا دعا مانگتے تھے؟

جواب: حضرت سیِّدُنا براء بن عازب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم، شَفِیعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب کسی سفر سے واپس ہوتے تو فرماتے: ”ہم لوٹ کر آنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں اور اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی حمد کرنے والے ہیں۔“

سوال: حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے کن دو چیزوں کو شفا والی چیزیں فرمایا؟

جواب: حضرت سیّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: شفا والی دو چیزیں قرآنِ کریم اور شہد تم پر لازم ہیں۔

سوال: نمازِ جمعہ میں حاضر نہ ہونے والوں کے متعلق حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: حضرت سیّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سلطانِ انبیا، محبوب کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ بات پہنچی کہ کچھ لوگ نمازِ جمعہ میں حاضر نہیں ہوتے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ اپنے پیچھے کسی کو نماز پڑھانے کا حکم دوں اور خود جا کر ایسے لوگوں کے گھر جلا دوں۔

سوال: سلام میں پہل کرنے والا کس چیز سے بری ہے؟

جواب: حضرت سیّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم، شَفِیعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سلام میں پہل کرنے والا (قطع تعلقی سے) بری ہے۔

سوال: حدیث پاک میں دعا دیر سے قبول ہونے کا کیا سبب بیان فرمایا گیا؟
جواب: جب کوئی مقبول بندہ ربّ عَزَّوَجَلَّ کی طرف اپنی کسی حاجت کے لئے ہاتھ اٹھاتا ہے اور گڑگڑاتا ہے، جبریلِ امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو ارشاد ہوتا ہے: ''اے جبریل اس کی حاجت رہنے دے کہ مجھے اس کا گڑگڑانا اور میری طرف منہ اٹھانا اچھا معلوم ہوتا ہے'' اور جب کوئی فاسق اپنی حاجت کے لئے ہاتھ اٹھاتا ہے ارشاد ہوتا ہے: ''اے جبریل! اس کی حاجت جلد رَوَا (یعنی پوری) کر دے کہ مجھے اپنی طرف اس کا مُنہ اٹھانا اچھا نہیں معلوم ہوتا۔'' (المعجم الاوسط، من اسمہ موسٰی، الحدیث ۸۴۴۲، ج۶، ص ۱۸۳)
سوال: خلافت راشدہ کسے کہتے ہیں؟
جواب: خلافتِ راشدہ وہ خلافت کہ منہاج نبوت (یعنی نبوی طریقے) پر ہو۔
سوال: خلافت راشدہ کا منصب کن ہستیوں کو نصیب ہوا؟
جواب: حضرت سیّدُنا صدیقِ اکبر، حضرت سیّدُنا فاروقِ اعظم، حضرت سیّدُنا عثمانِ غنی اور حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم) وامام حسن مجتبیٰ و امیر المؤمنین عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔
سوال: کیا وضو کی حالت میں ستر دیکھنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟
جواب: وضو کسی چیز کے دیکھنے یا چھونے سے نہیں جاتا۔

سوال: اللہ پاک اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کس طرح دل میں پیدا ہو؟

جواب: تلاوتِ قرآنِ مجید اور دُرود شریف کی کثرت اور نعت شریف کے صحیح اشعار خوش اِلحانوں (یعنی سریلی آواز والے) سے بکثرت سُننے اور اللہ ورسُول (عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والٖہ وسلم) کی نعمتوں اور رحمتوں میں جو اس پر ہیں ، غور کرے۔

سوال: تحیۃ الوضو کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: ایک بار حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا: ''اے بلال ! کیا سبب ہے کہ میں جنت میں تشریف لے گیا تو تم کو آگے آگے جاتے دیکھا۔'' عرض کی: یارسولَ اللہ (عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میں جب وُضو کرتا ہوں دو رکعت نفل پڑھ لیتا ہوں۔ فرمایا: یہ ہی سبب ہے۔

سوال: لفظ عجم اور عرب کے کیا معنی ہیں؟

جواب: گونگی زبان ''اور'' عرب ''کے معنی ''تیز زبان''۔

سوال: کسی بزرگ سے بیعت ہونے کیلیے کن باتوں کو مد نظر رکھنا ضروری ہے؟

جواب: اوّلاً: سنی صحیح العقیدہ ہو۔

ثانیاً: کم از کم اتنا علم ضروری ہے کہ بلا کسی کی اِمداد کے اپنی ضِرورت کے مسائل کتاب سے خود نکال سکے۔

ثالثاً: اُس کا سلسلہ حضور اَقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک مُتّصِل (یعنی مِلا ہوا) ہو، کہیں مُنقَطع (یعنی ٹُوٹا ہوا) نہ ہو۔

رابعاً: فاسقِ مُعلِن نہ ہو۔

سوال: بیعت اور طلب میں کیا فرق ہے؟

جواب: طالب ہونے میں صرف طلبِ فیض ہے اور بیعت کے معنی پورے طور سے بِکنا۔

سوال: تجدید بیعت کہاں سے ثابت ہے؟

جواب: حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سَلَمَہ اِبْنِ اَکْوَع (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے ایک جلسہ میں تین بار بیعت لی۔ جہاد کو جارہے تھے، پہلی بار فرمایا (تو) سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیعت کی۔ تھوڑی دیر بعد حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والٖہ وسلم) نے فرمایا: ''سلمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تم بیعت نہ کروگے؟'' عرض کی: ''حضور ابھی کرچکا ہوں !''فرمایا: ''وَاَیْضًا، پھر بھی۔'' انہوں نے پھر بیعت کی۔ اَخیر میں جب سب حضرات بیعت سے فارغ ہوئے، پھر ارشاد ہوا: ''سلمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تم بیعت نہ کروگے؟'' عرض کی یَارَسُوْلَ اللہ! (عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والٖہ وسلم) میں دو بار بیعت کرچکا۔ فرمایا: وَاَیْضًا پھر بھی۔ غرض ایک جلسہ میں سلمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے تین بار بیعت لی۔

سوال: ''فَنَافِی الشَّیخ''کا مرتبہ کس طرح حاصل ہوتا ہے؟
جواب: یہ خیال رکھے کہ میرا شیخ میرے سامنے ہےاور اپنے قلب کو اُس کے قلب کے نیچے تصور کرکے اِس طرح سمجھے کہ سرکارِ رسالت (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) سے فیوض وانوار قلبِ شیخ پر فائز ہوتے اور اس سے چھلک کر میرے دل میں آرہے ہیں پھر کچھ عرصہ کے بعد یہ حالت ہو جائے گی کہ شجر وحجر ودر ودیوار پر شیخ کی صورت صاف نظر آئے گی یہاں تک کہ نماز میں بھی جدا نہ ہو گی اور پھر ہر حال اپنے ساتھ پاؤ گے۔
سوال: بچوں کی بیعت کس عمر میں ہو سکتی ہے؟
جواب: اگر ایک دن کا (بھی) بچہ ہو، ولی کی اجازت سے بیعت ہو سکتا ہے۔
سوال: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا خواب اور اس کی تعبیر بتائیں؟
جواب: اِمام بخاری (علیہ رحمۃ اللہ القوی) نے ایک مرتبہ خواب دیکھا کہ میں حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مگس رانی کر رہا ہوں (یعنی جسمِ اطہر پر بیٹھنے والی مکھیاں ہٹا رہا ہوں)، خواب دیکھ کر پریشان ہوئے کہ مکھی تو جسمِ اَقدس پر بیٹھتی نہ تھی۔ علماء نے تعبیر فرمایا: ''بشارت ہو تمہیں کہ احادیث میں جو خلط (یعنی گُڈمڈ) ہو گیا ہے تم اسے پاک وصاف کرو گے۔''
سوال: اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے تنگدستی سے خلاصی کا کیا وظیفہ ارشاد فرمایا؟
جواب: 'یَامُسَبِّبَ الْاَسْبَاب''۵۰۰ بار اول وآخر ۱۱،۱۱ بار دُرُود شریف بعد نمازِ عشا قبلہ رُو باوُضو ننگے سر ایسی جگہ کہ جہاں سر اور آسمان کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو، یہاں تک کہ سر پر ٹوپی بھی نہ ہو، پڑھا کرو۔
سوال: قبرستان میں جوتا پہن کر جانے کا کیا حکم ہے؟
جواب: حدیث میں فرمایا: '' تلوار کی دھار پر پاؤں رکھنا مجھے اس سے آسان ہے کہ مسلمان کی قبر پر پاؤں رکھوں۔''
سوال: بزرگوں کے پاس دفن ہونے کے متعلق حدیث پاک میں کیا فرمایا گیا؟
جواب: اپنے مُردوں کو بزرگوں کے پاس دفن کرو کہ اِن کی برکت کے سبب اُن پر عذاب نہیں کیا جاتا۔

اُدْفِنُوْا مَوْتَاكُمْ وَسْطَ قَوْمٍ صَالِحِيْنَ

اپنے مُردوں کو نیکوں کے درمیان دفن کرو۔ (ت) (کنزالعمال، الحدیث ۴۲۳۶۴، ج ۱۵، ص ۲۵۴)
سوال: مجذوب کی کیا پہچان ہے؟
جواب: سچے مجذوب کی یہ پہچان ہے کہ شریعتِ مطہرہ کا کبھی مقابلہ نہ کریگا۔
سوال: مرد کو چوٹی رکھنا جائز ہے یا نہیں؟
جواب: حرام ہے۔ حدیث میں فرمایا:

لَعَنَ اللّٰہُ الْمُتَشَبِّھِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّھَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ

اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی لعنت ہے ایسے مردوں پر جو عورتوں سے مشابہت رکھیں اور ایسی عورتوں پر جو مردوں سے مشابہت پیدا کریں۔ (مسند امام احمد بن حنبل، الحدیث ۳۱۵۱، ج۱، ص ۷۲۷)

سوال: عالم کی صحبت میں بیٹھنے کے متعلق حدیث پاک میں کیا فرمایا گیا؟

جواب: اُغْدُ عَالِمًا اَوْمُتَعَلِّمًا اَوْمُسْتَمِعًا اَوْمُحِبًّا وَلَا تَکُنِ الْخَامِسَ فَتَھْلِکَ

اس حال میں صبح کر کہ تُو عالِم ہو یا متعلّم یا عالم کی باتیں سننے والا، یا عالم کا محب اور پانچواں نہ ہونا کہ ہلاک ہو جائے گا۔ (کشف الخفاء، الحدیث ۴۳۷، ج۱، ص ۱۳۴)

سوال: کیا بیوی کے مرنے کے بعد شوہر اس کو کندھا دے سکتا ہے؟

جواب: یہ مسئلہ جُہلاء میں بہت مشہور ہے اور بالکل بے اصل ہے۔ ہاں بے حائل اس کے جسم کو بے شک ہاتھ نہیں لگا سکتا۔ باقی کندھا بھی دے سکتا ہے اور قبر میں بھی اُتار سکتا ہے۔

سوال: آج کل بندر کو نچایا جاتا ہے اور تماشہ دکھایا جاتا ہے ایسا کرنا کیسا؟

جواب: بندر نچانا حرام ہے، اس کا تماشا دیکھنا بھی حرام ہے۔

سوال: سیاہ خضاب استعمال کرنے والے کے متعلق حدیث پاک میں کیا وعید بیان کی گئی ہے؟

جواب: مَنْ خَضَّبَ بِالسَّوَادِ سَوَّدَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ

جو سیاہ خضاب کرے اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اس کا منہ کالا کریگا۔

سوال: سب سے پہلے کالا خضاب کس نے لگایا؟

جواب: اَوَّلُ مَنِ اخْتَضَبَ بِالسَّوَادِ فِرْعَوْنُ

سب میں پہلے جس نے سیاہ خضاب کیا وہ فرعون تھا۔

سوال: عورتوں کی طرح لمبے بال رکھنے والے مردوں کیلیے حدیث پاک میں کیا وعید بیان کی گئی ہے؟

جواب: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بکثرت احادیثِ صحیحہ میں ان مردوں پر لعنت فرمائی ہے جو عورتوں سے مشابہت پیدا کریں اور ان عورتوں پر جو مردوں سے (صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب المتشبھون بالنساء۔۔۔۔۔الخ، حدیث ۵۸۸۵، ج ۴، ص ۷۳)

سوال: آج کل لوگ اپنی داڑھی کو باندھ لیتے ہیں ایسا کرنا کیسا؟

جواب: حدیث میں ہے:

مَنْ عَقَدَ لِحْیَةً اَنَّ مُحَمَّدًا (صلّی اللہ علیہ وسلّم) مِنْهُ بَرِیْءٌ

جو شخص داڑھی باندھے تو بے شک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس سے بیزار ہیں۔

سوال: سود کتنے گناہوں کے برابر ہے؟

جواب: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اَلرِّبٰو ثَلَاثَةٌ وَ سَبْعُوْنَ بَابًا اَیْسَرُھَا اَنْ یَّنْکِحَ الرَّجُلُ اُمَّہٗ

سود ۷۳ گناہ کے برابر ہے۔ جن میں سب سے ہلکا یہ کہ آدمی اپنی ماں سے زنا کرے۔

سوال: اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ایمان کی حفاظت کیلئے کون سا ورد ارشاد فرمایا؟

جواب: اکتالیس بار صبح کو ''یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ'' اول وآخر درود شریف۔

سوال: عورتوں کا مزارات پر جانا کیسا ہے؟

جواب: غنیہ میں ہے: ''یہ نہ پوچھو کہ عورتوں کا مزارات پر جانا جائز ہے یا نہیں بلکہ یہ پوچھو کہ اس عورت پر کس قدر لعنت ہوتی ہے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی طرف سے اور کس قدر صاحبِ قبر کی جانب سے۔ جس وقت وہ گھر سے ارادہ کرتی ہے لعنت شروع ہو جاتی ہے اور جب تک واپس آتی ہے ملائکہ لعنت کرتے رہتے ہیں۔'' سوائے روضہ انور (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کے کسی مزار پر جانے کی اجازت نہیں۔

سوال: مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت کیا کرنا چاہیے؟

جواب: جب مسجد میں قدم رکھو تو پہلے سیدھا پھر اُلٹا اور واپسی پر اس کا عکس۔

سوال: مسجد میں دوڑنا کیسا ہے؟

جواب: مسجد میں دوڑنا یا زور سے قدم رکھنا جس سے دھمک پیدا ہو منع ہے۔

سوال: مسجد میں چھینک یا کھانسی آئے تو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: مسجد میں اگر چھینک آئے تو کوشش کرو کہ آہستہ آواز نکلے، اسی طرح کھانسی۔

کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَکْرَہُ الْعَطْسَةَ الشَّدِیْدَةَ فِی الْمَسْجِدِ

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں زور کی چھینک کو ناپسند فرماتے۔

سوال: اگر ڈکار آئے تو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: ڈکار کو ضبط کرنا چاہیے اور نہ ہو تو حتی الامکان آواز دبائی جائے اگرچہ غیرِ مسجد میں ہو خصوصاً مجلس میں یا کسی معظّم کے سامنے کہ بے تہذیبی ہے۔ حدیث میں ہے: ایک شخص نے دربارِ اقدس میں ڈکار لی (تو) فرمایا:

کُفَّ عَنَّا جُشَائَکَ فَاِنَّ اَکْثَرَھُمْ شَبْعًا فِی الدُّنْیَا جُوْعًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ

ہم سے اپنی ڈکار دور رکھ کہ دنیا میں جو زیادہ مدت تک پیٹ بھرتے تھے وہ قیامت کے دن زیادہ مدت تک بھوکے رہیں گے۔

سوال: کیا چھینک آنا کوئی مصیبت کی بات ہے؟

جواب: چھینک اچھی چیز ہے۔اسے بدشگونی جاننا مشرکین کا ناپاک عقیدہ ہے۔ حدیث میں تو یہ ارشاد فرمایا:

لَعَطْسَةٌ وَاحِدَةٌ عِنْدَ حَدِيْثٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ شَاهِدٌ عَدْلٌ

بات کے وقت چھینک عادل گواہ ہے۔

سوال: نماز میں چھینک آنا کس کی طرف سے ہے؟

جواب: چھینک محبوب چیز ہے مگر جو چھینک نماز میں آئے حدیث میں اسے شیطان کی طرف سے شمار فرمایا ہے۔

سوال: بخار کا روحانی علاج بتائیں؟

جواب: 'سُوْرَہ مُجَادَلَہ'' جو اَٹھائیسویں پارہ کی پہلی سورت ہے بعد عَصر تین مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے مریض کو پلائیے۔

سوال: تانبے یا لوہے کی انگوٹھی پہننے کا کیا حکم ہے؟

جواب: مرد و عورت دونوں کے لیے مَکرُوہ ہے۔

سوال: نکاح کے بعد جو چُھوہارے لٹانے کا جو رواج ہے یہ کہیں ثابت ہے یا نہیں؟

جواب: حدیث شریف میں لُوٹنے کا حکم ہے اور لُٹانے میں بھی کوئی حرج نہیں اور یہ حدیث دارقُطنی وبَیْہَقِی وطَحاوِی سے مروی ہے۔

سوال: کیا اسلامی بہنیں نمازِ تَراویح کی جگہ اپنی قضا نمازیں پڑھ سکتی ہیں یا انہیں تَراویح ہی پڑھنی ہو گی؟

جواب: اسلامی بہنیں نمازِ تَراویح کی جگہ قضا نمازیں نہیں پڑھ سکتیں انہیں تَراویح ہی پڑھنی ہوگی کہ ''یہ سنّتِ مُؤَکَّدہ ہے۔''

سوال: کیا تین یا دس یا بیس روزہ تراویح پڑھنے سے بقیہ دنوں کی تراویح معاف ہو جاتی ہے؟

جواب: جب رَمَضَان شریف کا چاند نظر آئے تو یہ رَمَضَانُ الْمُبَارَک کی پہلی رات ہے اس رات سے لے کر آخری رات تک روزانہ تَراویح پڑھنا سنّتِ مؤکدہ ہے۔ تین یا چھ روزہ تَراویح میں قرآنِ پاک ختم کر لینے سے بقیہ دِنوں کی تَراویح مُعاف ہو جائے گی تو ایسا نہیں ہے، رَمَضان شریف کی 29 راتیں ہوں یا 30 سب میں تَراویح پڑھنی ہو گی۔

سوال: کیا روزہ اور قرآن بھی شفاعت کرے گا؟

جواب: جی ہاں روزہ اور قرآن بندے کے لیے قیامت کے دِن شفاعت کریں گے، روزہ عرض کرے گا: اے رَبِّ کریم! میں نے کھانے اور خواہشوں سے دِن میں اسے روک دیا میری شفاعت اس کے حق میں قبول فرما۔ قرآن کہے گا کہ میں نے رات کو اسے سونے سے باز رکھا میری شفاعت اس کے حق میں قبول فرما۔ بس دونوں کی شفاعتیں قبول ہوں گی۔

سوال: میزان پر بھاری دو عمل کونسے ہیں؟

جواب: حضرتِ سیِّدُنا ابوذر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بارگاہِ رِسالت میں عرض کی: یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے کوئی نصیحت فرمایئے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: میں تمہیں حُسنِ اَخلاق اپنانے اور خاموش رہنے کی نصیحت کرتا ہوں، یہ دونوں عمل بدن پر سب سے ہلکے اور میزان (Scale) میں بہت بھاری ہیں۔

سوال: کیا جاندار کی تصویر کی ڈرائنگ بنا سکتے ہیں؟

جواب: جاندار کی تصویر کی ڈرائنگ بنانا ناجائز ہے۔

سوال: کیا قضا نمازیں گھر میں پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: قضا نمازیں گھر میں ہی پڑھنی چاہئیں۔ مسجد میں سب کے سامنے اِس طرح پڑھنا کہ لوگوں کو پتا چل جائے کہ یہ قضا پڑھ رہا ہے تو ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔ البتہ ایک ہی نماز سب کی قضا ہو گئی تو اسے باجماعت پڑھ سکتے ہیں۔

سوال: دُعا اِفطار سے پہلی کرنی چاہیے یا بعد میں؟

جواب: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی تحقیق یہی ہے کہ اِفطار کے بعد دُعا مانگی جائے مثلاً پانی کا گھونٹ پی کر اِفطار کر لیجیے اور پھر دُعا مانگیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ قبول ہو گی کہ یہ دُعا کی قبولیت کا وقت ہے۔

سوال: سحری کا آخری وقت کیا ہے؟

جواب: نمازِ فجر کا وقت شروع ہوتے ہی سحری کا وقت ختم ہو جاتا ہے اور سحری کے وقت کا اذان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

سوال: نیا چاند دیکھتے وقت کی دُعا بتائیں؟

جواب: پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب ہلال دیکھتے تو یہ دُعا پڑھتے: اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ، رَبِّیْ وَرَبُّكَ اللّٰہُ۔

سوال: روزے کی حالت میں ٹوتھ پیسٹ کرنا کیسا ہے؟

جواب: روزے کی حالت میں ٹوتھ پیسٹ کرنا منع ہے۔

سوال: کیا روزے میں مِسواک کر سکتے ہیں؟

جواب: مِسواک کرنا جس طرح بغیر روزے کے جن جن مُعاملات میں سنَّت ہے اسی طرح روزے میں بھی سنَّت ہے

سوال: ایک روایت کے مطابق نمازی کی کس چیز سے فرشتوں کو سخت ایذاء پہنچتی ہے؟

جواب: نمازی کے منہ میں کھانے وغیرہ کا کوئی ذرّہ ہو تو فرشتوں کو اس سے اتنی اِیذا ہوتی ہے کہ کسی دوسری چیز سے اتنی اِیذا نہیں ہوتی۔

سوال: روزے کی حالت میں انجکشن لگوانا کیسا؟

جواب: روزے میں انجکشن لگوانا جائز ہے، گوشت میں بھی لگوا سکتے ہیں اور نس میں بھی۔

سوال: روزے کی حالت میں آنکھوں میں Drops ڈالنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: جدید تحقیق یہ ہے کہ آنکھ میں منفذ یعنی سوراخ ہے جو حلق تک جاتا ہے لہٰذا آنکھ میں Drops ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نِرالے طرب کے ساماں عرب کے مہمان کے لئے تھے

بہار ہے شادیاں مبارک چمن کو آبادیاں مبارک
مَلک فلک اپنی اپنی لے میں یہ گھر عنادِل کا بولتے تھے

وہاں فلک پر یہاں زمیں میں رَچی تھی شادی مچی تھی دُھومیں
اُدھر سے اَنوار ہنستے آتے اِدھر سے نفحات اُٹھ رہے تھے

یہ چُھوٹ پڑتی تھی اُن کے رُخ کی کہ عرش تک چاندنی تھی چھٹکی
وہ رات کیا جگمگا رہی تھی جگہ جگہ نَصب آئینے تھے

نئی دُلھن کی پھبن میں کعبہ نکھر کے سنورا سنور کے نِکھرا
حجر کے صدقے کمر کے اِک تِل میں رنگ لاکھوں بناؤ کے تھے

نظر میں دُولھا کے پیارے جلوے حیا سے محراب سر جھکائے
سیاہ پردے کے مُنھ پر آنچل تجلّیِ ذاتِ بحت سے تھے

خوشی کے بادل اُمنڈ کے آئے دِلوں کے طاؤس رنگ لائے
وہ نغمۂ نعت کا سَماں تھا حرم کو خود وَجد آرہے تھے

یہ جُھوما میزابِ زَر کا جُھومر کہ آرہا کان پَر ڈَھلک کر
پُھوہار برسی تو موتی جھڑ کر حطیم کی گود میں بھرے تھے

دُلھن کی خوشبو سے مست کپڑے نسیم گستاخ آنچلوں سے
غلافِ مشکیں جو اُڑ رہا تھا غزال نافے بسا رہے تھے

پہاڑیوں کا وہ حُسنِ تزئیں وہ اُونچی چوٹی وہ ناز و تمکیں !
صبا سے سبزہ میں لہریں آتیں دُوپٹے دَھانی چُنے ہوئے تھے

نہا کے نہروں نے وہ چمکتا لباس آبِ رَواں کا پہنا
کہ موجیں چھڑیاں تھیں دَھار لچکا حبابِ تاباں کے تھل ٹکے تھے

پرانا پر داغ مَلگَجا تھا اُٹھا دیا فرش چاندنی کا

ہجومِ تارِ نگہ سے کوسوں قدم قدم فرش باڈلے تھے

غبار بن کر نثار جائیں کہاں اب اُس رہ گزر کو پائیں
ہمارے دل حوریوں کی آنکھیں فرشتوں کے پر جہاں بچھے تھے

خدا ہی دے صبر جانِ پر غم دِکھاؤں کیوں کر تجھے وہ عالم
جَب اُن کو جھرمٹ میں لے کے قدسی جناں کا دُولھا بنا رہے تھے

اُتار کر اُن کے رُخ کا صَدقہ یہ نور کا بٹ رہا تھا باڑا
کہ چاند سورج مچل مچل کر جبیں کی خیرات مانگتے تھے

وُہی تو اب تک چھلک رہا ہے وُہی تو جوبن ٹپک رہا ہے
نہانے میں جو گرا تھا پانی کٹورے تاروں نے بھر لیے تھے

بچا جو تلووں کا اُن کے دَھووَن بنا وہ جنت کا رنگ ورَوغن
جنھوں نے دُولھا کی پائی اُترن وہ پھول گلزارِ نور کے تھے

خبر یہ تحویل مہر کی تھی کہ رُت سُہانی گھڑی پھرے گی
وہاں کی پوشاک زیب تن کی یہاں کا جوڑا بڑھا چکے تھے

تجلّیِ حق کا سہرا سر پر صلوٰۃ و تسلیم کی نچھاوَر
دو رویہ قدسی پَرے جما کر کھڑے سلامی کے واسطے تھے

جو ہم بھی واں ہوتے خاکِ گلشن لپٹ کے قدموں سے لیتے اُترن
مگر کریں کیا نصیب میں تو یہ نامُرادی کے دِن لکھے تھے

ابھی نہ آئے تھے پشت زیں تک کہ سَر ہوئی مغفرت کی شِلّک
صَدا شفاعت نے دی مُبارک! گناہ مستانہ جھومتے تھے

ہجومِ اُمید ہے گھٹاؤ مُرادیں دے کر انھیں ہٹاؤ
اَدَب کی باگیں لیے بڑھاؤ ملائکہ میں یہ غُلغُلے تھے

اُٹھی جو گردِ رہِ مُنوَّر وہ نور برسا کہ راستے بھر
گھرے تھے بادل بھرے تھے جل تھل اُمنڈ کے جنگل اُبل رہے تھے

سِتَم کیا کیسی مَت کٹی تھی قمر! وہ خاک اُن کے رَہ گزر کی
اُٹھا نہ لایا کہ ملتے ملتے یہ داغ سب دیکھتا مٹے تھے

براق کے نقشِ سم کے صدقے وہ گل کھلائے کہ سارے رَستے
مہکتے گلبن لہکتے گلشن ہَرے بھرے لہلہا رہے تھے

نمازِ اَقصیٰ میں تھا یہی سِرّ عیاں ہوں مَعنیِ اَوَّل آخر
کہ دَست بستہ ہیں پیچھے حاضر جو سلطنت آگے کر گئے تھے

یہ اُن کی آمد کا دَبدبہ تھا نکھار ہر شَے کا ہو رہا تھا
نجوم و افلاک جام و مِینا اُجالتے تھے کھنگالتے تھے

نقاب اُلٹے وہ مہرِ اَنور جلالِ رُخسار گرمیوں پر
فلک کو ہیبت سے تپ چڑھی تھی تپکتے اَنجُم کے آبلے تھے

یہ جوشِشِ نور کا اَثر تھا کہ آبِ گوہر کمر کمر تھا
صفائے رہ سے پھسل پھسل کر ستارے قدموں پہ لوٹتے تھے

بڑھا یہ لہرا کے بحرِ وَحدت کہ دُھل گیا نامِ ریگِ کثرت
فلک کے ٹِیلوں کی کیا حقیقت یہ عرش و کرسی دو بُلبُلے تھے

وہ ظِلِ رَحمت وہ رُخ کے جلوے کہ تارے چھپتے نہ کھلنے پاتے
سنہری زَرْبَفت اُودِی اَطلس یہ تھان سب دُھوپ چھاؤں کے تھے

چلا وہ سروِ چَماں خراماں نہ رُک سکا سدرہ سے بھی دَاماں
پلک جھپکتی رہی وہ کب کے سب اِین وآں سے گزر چکے تھے

جھلک سی اِک قدسیوں پر آئی ہوا بھی دامن کی پھر نہ پائی
سواری دُولھا کی دُور پہنچی برات میں ہوش ہی گئے تھے

تھکے تھے رُوحُ الاَمیں کے بازُو چھٹا وہ دامن کہاں وہ پہلو
رِکاب چھوٹی اُمید ٹوٹی نگاہِ حسرت کے وَلولے تھے

رَوِش کی گرمی کو جس نے سوچا دِماغ سے اِک بھبوکا پھُوٹا
خرد کے جنگل میں پھول چمکا دَہر دَہر پیڑ جل رہے تھے

جِلو میں جو مرغِ عقل اُڑے تھے عجب برے حالوں گرتے پڑتے
وہ سدرہ ہی پر رَہے تھے تھک کر چڑھا تھا دَم تیور آ گئے تھے

قوی تھے مرغانِ وَہم کے پَر اُڑے تو اُڑنے کو اَور دَم بھر
اُٹھائی سینے کی ایسی ٹھوکر کہ خونِ اَندیشہ تھوکتے تھے

سنا یہ اتنے میں عرشِ حق نے کہ لے مبارک ہوں تاج والے
وہی قدم خیر سے پھر آئے جو پہلے تاجِ شرف تِرے تھے

یہ سن کے بے خود پکار اُٹھا نثار جاؤں کہاں ہیں آقا
پھر ان کے تلووں کا پاؤں بوسہ یہ میری آنکھوں کے دِن پھرے تھے

جھکا تھا مجرے کو عرشِ اَعلیٰ گرے تھے سجدے میں بزمِ بالا
یہ آنکھیں قدموں سے مَل رہا تھا وہ گرد قربان ہو رہے تھے

ضیائیں کچھ عرش پر یہ آئیں کہ ساری قندیلیں جھلملائیں
حضورِ خورشید کیا چمکتے چراغ منھ اپنا دیکھتے تھے

یہی سَماں تھا کہ پیکِ رحمت خبر یہ لایا کہ چلیے حضرت
تمہاری خاطر کشادہ ہیں جو کلیم پر بند راستے تھے

بڑھ اے محمد قریں ہو احمد قریب آ سرورِ مُمَجَّد
نثار جاؤں یہ کیا ندا تھی یہ کیا سَماں تھا یہ کیا مزے تھے

تَبَارَکَ اللہ شان تیری تجھی کو زیبا ہے بے نیازی
کہیں تو وہ جوشِ لَنْ تَرَانِی کہیں تقاضے وِصال کے تھے

خرد سے کہدو کہ سر جھکالے گماں سے گزرے گزرنے والے
پڑے ہیں یاں خود جہت کو لالے کسے بتائے کدھر گئے تھے

سُراغ اَین و متی کہاں تھا نشانِ کیف والٰی کہاں تھا
نہ کوئی راہی نہ کوئی ساتھی نہ سنگِ منزل نہ مرحلے تھے

اُدھر سے پیہم تقاضے آنا اِدھر تھا مشکل قدم بڑھانا
جلال وہیبت کا سامنا تھا جمال ورحمت اُبھارتے تھے

بڑھے تو لیکن جھجھکتے ڈرتے حیا سے جُھکتے ادب سے رکتے
جو قرب انھیں کی رَوِش پہ رکھتے تو لاکھوں منزل کے فاصلے تھے

پر ان کا بڑھنا تو نام کو تھا حقیقۃً فِعل تھا اُدھر کا
تنزّلوں میں ترقی افزا دَنیٰ تدلّٰی کے سلسلے تھے

ہوا نہ آخر کہ ایک بجرا تموّجِ بحرِ ہُو میں اُبھرا
دَنیٰ کی گودی میں ان کو لے کر فنا کے لنگر اُٹھادِیے تھے

کسے ملے گھاٹ کا کنارا کدھر سے گزرا کہاں اُتارا
بھرا جو مثلِ نظر طرارا وہ اپنی آنکھوں سے خود چھپے تھے

اُٹھے جو قصرِ دنیٰ کے پردے کوئی خبر دے تو کیا خبر دے
وہاں تو جا ہی نہیں دُوئی کی نہ کہہ کہ وہ بھی نہ تھے ارے تھے

وہ باغ کچھ ایسا رنگ لایا کہ غنچہ و گل کا فرق اُٹھایا
گرہ میں کلیوں کی باغ پھولے گلوں کے تکمے لگے ہوئے تھے

محیط و مرکز میں فرق مشکل رہے نہ فاصِل خطوط واصِل
کمانیں حیرت میں سر جھکائے عجیب چکر میں دائرے تھے

حجاب اٹھنے میں لاکھوں پردے ہر ایک پردے میں لاکھوں جلوے

عجب گھڑی تھی کہ وصل و فرقت جنم کے بچھڑے گلے ملے تھے
زبانیں سوکھی دکھا کے موجیں تڑپ رہی تھیں کہ پانی پائیں
بھنور کو یہ ضعف تشنگی تھا کہ حلقے آنکھوں میں پڑ گئے تھے

وہی ہے اوّل وہی ہے آخر وہی ہے باطن وہی ہے ظاہر
اُسی کے جلوے اُسی سے ملنے اُسی سے اُس کی طرف گئے تھے

کمانِ امکاں کے جھوٹے نقطو تم اوّل آخر کے پھیر میں ہو
محیط کی چال سے تو پوچھو کدھر سے آئے کدھر گئے تھے

ادھر سے تھیں نذر شہ نمازیں ادھر سے انعامِ خسروی میں
سلام و رحمت کے ہار گندھ کر گلوئے پر نور میں پڑے تھے

زبان کو اِنتظارِ گُفتن تو گوش کو حسرتِ شنیدن
یہاں جو کہنا تھا کہہ لیا تھا جو بات سننی تھی سن چکے تھے

وہ برج بطحا کا ماہ پارہ بہشت کی سَیر کو سدھارا
چمک پہ تھا خلد کا ستارہ کہ اس قمر کے قدم گئے تھے

سرور مَقْدَم کی روشنی تھی کہ تابشوں سے مہِ عرب کی
جناں کے گلشن تھے جھاڑ فرشی جو پھول تھے سب کنول بنے تھے

طرب کی نازِش کہ ہاں لچکیے اَدَب وہ بندش کہ ہل نہ سکیے
یہ جوشِ ضِدّین تھا کہ پودے کشاکشِ ارّہ کے تلے تھے

خدا کی قدرت کہ چاند حق کے کروروں منزل میں جلوہ کرکے
ابھی نہ تاروں کی چھاؤں بدلی کہ نور کے تڑکے آ لیے تھے

نبی رحمت شفیعِ اُمّت! رضاؔ پہ لِلّٰہ ہو عنایت
اسے بھی ان خلعتوں سے حصہ جو خاص رَحمت کے واں بٹے تھے

ثنائے سرکار ہے وَظیفہ قبولِ سَرکار ہے تمنّا

نہ شاعری کی ہوس نہ پَروارِوی تھی کیا کیسے قافیے تھے

وہ کمالِ حُسنِ حضور ہے کہ گمانِ نقص جہاں نہیں

وہ کمالِ حُسنِ حضور ہے کہ گمانِ نَقْص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دُھواں نہیں

دو جہاں کی بہتریاں نہیں کہ امانیٔ دل و جاں نہیں
کہو کیا ہے وہ جو یہاں نہیں مگر اک "نہیں" کہ وہاں نہیں

میں نثار تیرے کلام پر ملی یُوں تو کِس کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں

بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مَفَر مَقر
جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

کرے مصطفٰی کی اِہانتیں کھلے بندوں اس پہ یہ جرأتیں
کہ میں کیا نہیں ہوں مُحَمَّدِی! ارے ہاں نہیں ارے ہاں نہیں

ترے آگے یُوں ہیں دَبے لَچے فُصَحا عرب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منھ میں زباں نہیں، نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں

وہ شرف کہ قطع ہیں نسبتیں وہ کرم کہ سب سے قریب ہیں
کوئی کہدو یاس و امید سے وہ کہیں نہیں وہ کہاں نہیں

یہ نہیں کہ خُلد نہ ہو نکو وہ نکوئی کی بھی ہے آبرو
مگر اے مدینہ کی آرزو جسے چاہے تو وہ سماں نہیں

ہے اُنہیں کے نور سے سب عیاں ہے اُنہیں کے جلوہ میں سب نہاں
بنے صبح تابش مہر سے رہے پیش مہر یہ جاں نہیں

وہی نورِ حق وہی ظلّ ربّ ہے انہیں سے سب ہے انہیں کا سب

نہیں ان کی مِلک میں آسماں کہ زمیں نہیں کہ زماں نہیں
وہی لامکاں کے مکیں ہوئے سرِ عرش تخت نشیں ہوئے
وہ نبی ہے جس کے ہیں یہ مکاں وہ خدا ہے جس کا مکاں نہیں

سرِ عرش پر ہے تِری گزر دلِ فرش پر ہے تِری نظر
ملکوت وملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

کروں تیرے نام پہ جاں فدا نہ بس ایک جاں دو جہاں فِدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروروں جہاں نہیں

تِرا قد تو نادرِ دہر ہے کوئی مِثل ہو تو مِثال دے
نہیں گُل کے پودوں میں ڈالیاں کہ چمن میں سروِ چماں نہیں
نہیں جس کے رنگ کا دوسرا نہ تو ہو کوئی نہ کبھی ہوا
کہو اس کو گل کہے کیا بنی کہ گلوں کا ڈھیر کہاں نہیں

کروں مدحِ اہلِ دُوَل رضاؔ پڑے اِس بلا میں مِری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا مِرا دِین پارۂ ناں نہیں

پُل سے اتارو راہ گزر کو خبر نہ ہو

پُل سے اُتارو راہ گزر کو خبر نہ ہو
جِبریل پر بِچھائیں تو پر کو خبر نہ ہو

کانٹا مِرے جگر سے غَمِ رُوز گار کا
یُوں کھینچ لیجیے کہ جِگر کو خبر نہ ہو

فریاد اُمّتی جو کرے حالِ زار میں
ممکن نہیں کہ خیرِ بشَر کو خبر نہ ہو

کہتی تھی یہ بُراق سے اُس کی سبک رَوی
یُوں جائیے کہ گردِ سفر کو خبر نہ ہو

فرماتے ہیں یہ دونوں ہیں سردارِ دو جہاں

اے مُرتضٰی! عتیق و عمر کو خبر نہ ہو

ایسا گُما دے اُن کی وِلا میں خدا ہمیں
ڈھونڈھا کرے پر اپنی خبر کو خبر نہ ہو

آ دِل! حرم کو روکنے والوں سے چُھپ کے آج
یُوں اُٹھ چلیں کہ پہلو و بر کو خبر نہ ہو

طیرِ حَرم ہیں یہ کہیں رشتہ بپا نہ ہوں
یُوں دیکھیے کہ تارِ نظر کو خبر نہ ہو

اے خارِ طیبہ! دیکھ کہ دامن نہ بھیگ جائے
یُوں دِل میں آ کہ دِیدۂ تر کو خبر نہ ہو

اے شوقِ دل! یہ سجدہ گر اُن کو روا نہیں
اچھا! وہ سجدہ کیجے کہ سر کو خبر نہ ہو

اُن کے سِوا رضا کوئی حامی نہیں جہاں
گُزرا کرے پِسَر پہ پِدَر کو خبر نہ ہو